

ذکرِ احباب و دعائے احباب

تصنیف لطیفہ

امام حضرت محمد طہ المصطفیٰ



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ

www.alahazratnetwork.org

تیرے رضا پر تیری رضا ہو اس سے غضب تھرتے ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام یہ گہراتے یہ ہیں
حامدِ حق اَنَا مِنْ حَامِدُ حمد سے حمد کہاتے یہ ہیں

۱۔ مصنف علام اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے حالات کے لیے
دیباچہ کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی نوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اکبر و
خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اسم گرامی محمد عرف حامد رضا
اور خطاب حمزہ الاسلام تھا۔ درسیات کی تکمیل والد ماجد نے کی۔ اور فارغ التحصیل علوم مروجہ اور حدیث و
تفسیر میں سند فضیلت حاصل کی۔ ایک بلند پایہ خطیب۔ شعلہ بیان مقرر اور معروف مدرس علوم دینیہ کی
حیثیت نے شہرت پائی تفسیر و حدیث کی قدیس میں خصوصیت سے مشہور تھے تفسیر پیٹھاروی کے درس میں اپنا تانا نہیں
رکھتے تھے۔ عربی ادب اور فارسی و اردو و عربی نظم و نثر میں کمال حاصل کیا مجلس گفتگو میں فصاحت و بلاغت
اہل مجلس کے ذوق کا سامان تھے۔ ۱۳۴۲ھ میں حج کے لیے گئے۔ تو وہاں کے مکے معروف
عربی دان حضرت سید حسین و باغ احمد سید محمد مالکی ترکی نے آپ کی قابلیت کو خواجہ تمہیں پیش کرتے
ہوئے اعتراف کیا۔ کہ ہم نے ہندوستان کے اکثاف و اطراف میں حجۃ الاسلام جیسا فصیح و بلیغ دورا
نہیں دیکھا جسے عربی زبان میں اتنا عبور ہو۔

حضرت محمد شاہ ابوالحسن احمد نوری ملووی قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ اور خزانہ خلافت
حاصل کیا۔ والد محترم اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بھی دستار فضیلت اور اجازت و خلافت حاصل کی۔
تصوف کے سلسلہ قادریہ کے تمام مراحل کو طے کیا اور عارف باللہ مشہور ہوئے۔ نظریاتی اور اعتقادی
میدان میں ایک مناظر کی حیثیت سے بریگز کے تمام یہ عقیدہ معاندین کا تعاقب کیا۔ مولوی
اشرف علی تھانوی کو بار بار مناظرہ کے لیے لٹکارا لیکن وہ کبھی سامنا کرنے نہ پائے۔ نتیجہ اچھے منظر پر

عبدالسلام سلامت جس سے سخت آفات میں آتے یہی

بقیہ منہ گذشتہ وفات ایک سال پہلے اپنی رحلت کے حالات و کوائف بیان فرمانے لگے۔ کیفیت وصال بیان کرتے فرمایا کرتے تھے۔ زبان ذکر مملوہ و سلام رسول اللہ میں مشغول ہوگی۔ روح قرب وصال کے چمکتے ہوئے کیف و سرور کے جام سے محفوظ ہوگی۔

حضور روضہ ہوا جو حاضرتواپنی سچ و سچ یہ ہوگی حاد

خیدہ مرید انکھ لب پریرے درود و سلام ہوگا

۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء نماز کے دوران عالم تشہد میں

کہتے ہیں وصال ہوا۔ تعانیت یادگار۔ نعتیہ دیوان۔ انصارم الزبانی علی اربعین

القادیانی۔ مجموعہ فتاویٰ۔ سدا اقرار۔ ملاحلال پر حاشیہ۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ۔ ترجمہ حسام الخیرین

(استدراک۔ تذکرہ علماء اہلسنت مولانا محمود احمد قادری کانیپور۔ رضائے مصطفیٰ اگر جزوالہ

جولائی ۱۹۷۲ء)

۱۔ حامی امن جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام جبل پوری قادری برکاتی رضوی اعلمت

کے نامور خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اعلمت نے آپ کو "عبدالسلام" خطاب کیا۔ والد شاہ

عبدالمکریم دکن حیدر آباد میں قیام پذیر تھے۔ آپ وہاں ہی پیدا ہوئے۔ "گشتہ عبدالسلام مرزیکو" میں

ولادت ہے۔ تین برس کے تھے کہ آپ کے والد حیدر آباد دکن سے جیلپور آ گئے۔ آپ نے یہاں ہی

حفظ قرآن اور تحصیل علوم مروجہ میں تکمیل کی۔ ندوۃ العلماء مکھنوکے ابتدائی دور کے رکن تھے۔

۱۳۱۲ھ میں ندوۃ العلماء کی خصوصی مجلس کے رکن اعلیٰ تھے۔ ندوہ میں اعتزال آ گیا۔ تو آپ نے اپنے

والد گرامی کے حکم سے ۱۳۱۳ھ میں بریلی کے اجلاس کے دوران اعلمت کی مجلس میں حاضری دی۔

اعلمت کی علمی کشش نے آپ کو ندوہ کی مجالس سے کینچ لیا اور پھر آپ وہاں کے ہی ہو کر رہ

گئے۔ اسباق حدیث کو اعلمت سے از سر نو پڑھا۔ مولانا حامد رضا خاں قدس سرہ کے ہم سبق

تھے۔ دستار فضیلت اور خلافت امام اہلسنت سے حاصل کیں۔

اعلمت بریلوی آپ پر خصوصیت سے نظر شفقت فرماتے۔ اور آپ کی خدمات دینیہ کو

بقیہ اگلے صفحہ پر

میرے تلمذ کو اپنی تلمذ سے اس سے شکستیں کھاتے ہیں

حاشیہ مؤرخہ شہداء غریبہ پر بیان فرماتے تھے اعلیٰ حضرت آپ کی وصیت پر مدہ کے لیے جبل پور ہے۔ اور ان کے لوگوں کو علی دوت سے مالا مال کیا۔ اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ عبد السلام سی پ کا طلب ہے ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۵۲ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور علامہ دار السلام جبل پور میں دفن ہوئے۔ آپ کے تاسور فرزند مولانا عبدالباقی برہان الحق خلیفہ اعلیٰ حضرت اپنے وقت کے مشہور عالم دین ہیں۔ (استدراک تذکرہ علماء اہلسنت۔ مولفہ مولانا محمود احمد قادری کانپور)۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالعزیز بہاری قادری برکاتی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، رفیق کار اور سچے بانی ہیں تھے۔ تاریخی نام غلام حیدر والد المعتمد کا اسم گرامی عبدالذاق تھا۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ کو وضع میجرہ ضلع عظیم آباد پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی درسیات والد المعتمد سے پڑھیں۔ دس سال کے عمر میں مدرسہ فوشیہ حنفیہ میں مولانا محسن الدین اشرف، مولانا عبدالعزیز اشرف اور مولانا محسن الدین انصاری سے علوم و روح حاصل کیے۔ ۱۳۲۲ھ میں مدرسہ حنفیہ پٹنہ میں شاہ دہلی احمد محدث سہتی کے درس میں شریک ہوئے۔ ۱۳۲۹ھ میں مولانا احمد حسن کانپوری سے منطق پڑھی۔ قاضی عبدالرزاق کانپوری سے بعض علوم حاصل کیے۔ پہلی بیعت میں حضرت محدث سہتی سے استفادہ کیا پھر بریلی میں اگر تکمیل تفسیر و حدیث کی۔

آپ بریلی کے مدرسہ منظر اسلام کے بانیوں میں سے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے دو شاگردوں تلمذ الدین بہاری اور مولانا عبدالرشید عظیم آبادی کی تدریس سے مدرسہ کا آغاز فرمایا۔ بخاری شریف، اقلیدس تشریح، تعریح اقلک، شرح چمنی، علم توقیت جغرافیہ اعلیٰ حضرت سے خصوصیت سے حاصل کیے۔ ۱۳۲۹ھ میں مدرسہ منظر اسلام بریلی میں درس ہوئے۔ پھر شملہ میں فقیہ اعلیٰ بنے۔ مدرسہ حنفیہ آرمہ میں صدر مدرس ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں دارالعلوم جامع شمس الہدیٰ کے مدرس اول بنے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء میں جامعہ کو گورنمنٹ نے لے لیا تو آپ جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں سبکدوش ہوئے اور تلمذ منزل شاہ گنج پٹنہ میں مقیم ہوئے۔

تیسرے تلمذ

میرا مجدد کا پکاؤ اس سے بہت کچیا ہے

بقیہ حاشیہ مؤرخ شہداء حضرت شاہ حسین سجادہ نشین تکیہ حضرت شاہ رکن الدین عشق پٹنہ کی استدعا پر
۱۲ سوال اکرم ۱۳۴۱ھ کو گیارہویں جامعہ لطیفہ کجرا العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ
مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت سحر راہی ملک بقا ہوئے۔

آپ علماء اہلسنت کے مایہ ناز مدرس، منتظم، معتمد، مورخ، تذکرہ نگار اور افتخاری
اور نظریاتی مسائل کے حل کرنے میں بیگانہ روزگار تھے۔ ملک اسلام کا لقب آپ کو زیب دیتا تھا۔ آپ
امام اہلسنت کے خلیفہ خاص تھے اور آپ کے علمی اور روحانی فیضان کے ترجمان تھے۔ مندرجہ ذیل
تصانیف آپ کی ہیں۔

- (۱) جامع الرضوی شرح صحیح بخاری چھ جلدات۔ (۲) جواز عرس (۳) حیات اعلیٰ حضرت چار جلدات۔
- (۴) تنویر الراج فی ذکر المعراج (۵) ترجمہ حسان القرآن (۶) اصناف کی موبہ حدیثوں کا مجموعہ۔
- (۷) اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مجموعہ (تانیف المجدد)۔ ان مطبوعات کے علاوہ ابھی آپ کی تصانیف کا قلمی
فیض آپ کے صاحبزادے بر فیضیہ ڈاکٹر حماد الدینی احمد آزد و صد شجرہ اور مسلم بنوری علی گڑھ کیس محفوظ ہے۔
- حکیم ابوالاعلام مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی رضوی معتمد بہار شریعت اعلیٰ حضرت
عظیم المرتب کے خلیفہ خاص اور مدرس اہل سنت و جماعت کے مدرس اور مطبع اہل سنت و جماعت
بریلی کے ناظم اعلیٰ گھوڑی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد مکرم مولانا حکیم جمال الدین بن مولانا خدابخش
بن مولانا خیر الدین تھے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ”معدن الشریعہ“ کا خطاب عطا فرمایا۔ ابتدائی کتابیں
اپنے والد اور بھائی محمد مدنی سے پڑھیں۔ مدرسہ حنفیہ بنوریہ میں مولانا ہدایت اللہ خاں سے استفادہ کیا۔
شاہ وحشی الدین سورتی کے مدرس میں داخل ہوئے۔ اور ۱۳۲۱ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ ۱۳۲۲ھ میں
حکیم عبدالولی کنہوی سے طب پڑھی۔ اور پھر ۱۳۲۶ھ تک حضرت محدث سورتی کے مدرس میں مدرس رہے۔
اعلیٰ حضرت بریلوی کو اپنے مدرسہ کے لیے ایک قابل مدرس کی ضرورت پڑی۔ تو حضرت محدث سورتی
نے آپ کا نام پیش کیا۔ آپ بریلی پہنچے۔ دارالعلوم منظر اسلام میں مدرس مقرر ہوئے۔ آپ کی قابلیت
اور حسن انتظام کو اعلیٰ حضرت نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور دارالعلوم کا سارا انتظام آپ کے حوالے
تبدیل کے مقرر

میرے نعیم الدین کو نعمت اس سے بلا میں سماتے ہیں

بیتہ حاشیہ سفر گزشتہ کر دیا۔ آپ اعلیٰ حضرت کے مرید بنے۔ پھر تعلیم بنے۔

برصغیر کے مختلف مدارس دینیہ میں تعلیم دی۔ ۱۳۶۷ھ میں حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی کے ساتھ بمبئی پہنچے مگر محو ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ بمطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء واصل تھے ہوئے۔ گھوڑی اعظم گڑھ میں اسرارِ حجت فرما کر
اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ

علمی یادگار میں بہادر شریعت مفتی فقہ کا انساں گھوڑیہ یا ہے۔ سیکڑوں ایڈیشن چھپ کر پاک و ہند کے مسلمانوں کی رہنمائی کر چکے ہیں۔ حاشیہ شرح معانی الآثار۔ مجموعہ فتاویٰ اور دیگر کئی کتابیں اہل علم کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ معروف شاگردوں میں سے مولانا رفاقت حسین مولانا سرمد احمد لاہوری، سافک عبدالعزیز مبارک پوری۔ شاہ محمد حبیب الرحمان۔ مولانا قاضی تنیس الدین جو پوری۔ مولانا شمس علی مفتی اعجاز دلی خاں مولانا غلام جیلانی میرٹھی۔ مولانا غلام ریوانی مولانا تقدس علی خاں اور آپ کے فرزند برجہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری ایم ای۔ اے کے اسمائے گرامی دنیائے نسبت میں آفتاب و مانتاب بن کر چکے۔ بریلی کا کتب خانہ آپ کی سامعی مجلس سے چھٹا پھولا۔ اور آپ نے علمی رنگ دے کر اسے ادبی ثریا تک پہنچا دیا۔

لحدہ حضرت مولانا سافک محمد نعیم الدین مراد آبادی چشتی اشرفی قادری برکات امام اہلسنت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے۔ والد ماجد کا اسم گرامی سید محمد معین الدین التملص بہ نسبت (۱۳۲۹) تھا۔ جد امجد مولانا سید محمد امین الدین راسخ بن مولانا سید محمد کریم الدین آرزو تھے۔ آپ ۷۱ سفر شہید ہوئے۔ یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ تاریخی نام ”غلام مصطفیٰ“ تھا۔ حفظ قرآن اور ابتدائی کتابوں کی تعلیم کے بعد مولانا شاہ فضل احمد سے استفادہ کیا۔ اور دارالعلوم اہلادیہ میں مولانا سید گل محمد رحمۃ اللہ علیہ سے وحدہ حدیث کی تکمیل کی۔ اور ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء کو دستارِ فیض حاصل کی۔

مسئلہ قادریہ میں اپنے استاد کرم سید گل محمد سے بیعت ہوئے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی سے خلافت حاصل کی۔ آپ اعلیٰ حضرت کی علمیت اور نظرِ باقی برتری کو یہ دیکھ کر کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ اور آپ کے حوالیوں کا مسکت جواب دیتے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے اس عقیدت مند کو بریلی میں طلب کیا۔ اور زندگی بھر اپنا رفیق و یار رہے۔
مخانب

ائمہ و اشرف محدثین نے اس سے ذلت پاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مکتوبہ
 بناتے رکھا۔ آپ نے ۱۳۲۹ھ میں مراد آباد میں مدرسہ اہلسنت و جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۵۲ھ میں
 اس مدرسہ کی وسعت کے ساتھ جامعہ نعیمیہ نام رکھا گیا۔ یہ دارالعلوم ہندوستان بھارت میں تکمیل علوم دینیہ
 کی ایک اعلیٰ درس گاہ تھا۔ اسی دارالعلوم کے فارغ طلباء اگے چل کر برصغیر میں دینی مدارس کے بانی
 اور تقسیم بنے۔ مولانا ابوالحسنات قادریؒ۔ مولانا ابوالبرکات شیخ الحدیث مرکزی حزب الاحناف لاہور
 مفتی محمد عمر نعیمیؒ دارالعلوم امجدیہ کراچی۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان بکرات۔ پیر محمد کرم شاہ صاحب
 دارالعلوم محمدیہ پیرہ شریف۔ فقیہ اعظم مولانا محمد نور الدین نعیمی پوری۔ مفتی غلام محسن الدین نعیمی (سوالو
 اعظم) مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور۔ مولانا غلام محمد نور الدین گانگولی۔ آپ ہی کے گلشن
 نعیمیہ کی ببار ہیں۔

آپ شاعر، معنف، مدرس، مہتمم اور مناظر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ عیسائی، آریہ
 روائض، خود راج، قادیانی اور غیر متقلین کے مناظرین کو کئی بار شکست دی۔ آپ ملک کے سیاسی اور
 دینی مسائل میں علی حقارتیتے۔ ہر تحریک میں پیش پیش ہوتے۔ ماہ نامہ سواد اعظم مراد آباد ایک درجہ
 تک جاری رکھا۔ نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کے لیے دن رات کوشاں رہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس
 بنارس میں آپ نے ہی پاکستان کے حق میں ریزولوشن پاس کیا۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر خزانہ
 الاعراف، الطیب البیان، رد تقویۃ الایمان، المکملۃ علیا ہدایت کا مہم، التعمیقات، کتاب العقائد،
 سوانح کربلا، زاد المرین، آداب اختیار، کشف المحجوب، اسرار الخباب، الفرائد النور، نعیمی غریبہ نڈ
 مشہور کتابیں ہیں۔

۱۸ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز جمعہ المبارک داخل بکتن ہوئے (تفصیل کیلئے
 دیکھیں سیات صد الافاضل۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور، تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور۔ تعلقات
 اعلیٰ حضرت (زیر طبع) نمبر یک پاکستان کے نامہ علماء۔ اور جامعہ مفتی گوہر نور، ترجمان اہلسنت کراچی، فیضانِ حرمِ نبویہ)

مولانا ابوالحسن و احمد اشرف اشرفی جیلانی زبیب سجادہ کچھوچہ شریف حضرت جناب غوث الاعظم
 جیلانی کی اولاد سے تھے اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت بریلوی کے ابتدائی تلامذہ میں سے تھے۔ آپ عارف باللہ
 بقیہ اگلے صفحہ

گوار آپ اپنے والدِ اکرم سے بھی بیعت تھے۔ مگر آپ کے اعلیٰ مرتبہ بریلوی قدس سرہ نے بھی ایمانت
خلافتِ عطا فرمائی۔ آپ کی تقریر و تعزیر ہوتی ہے وہ عظمیٰ تاثیر جوتی۔ آپ والدِ مہد کی حیات میں ہی ^{میں}
میں داخل بحق ہوئے۔ حضرت شیخ الشانچ مولانا سید شاہ مختار محمد اشرف مدظلہ تعالیٰ آپ کے ہی
فرزندِ ارجمند ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ علماء اہل سنت مطبوعہ کانپور مقالاتِ یوم رضا ستمبر ۱۹۰۸ء
مطبوعہ لاہور۔ خلفائے اعلیٰ مرتبہ مولانا محمد صادق قصبوری)۔

حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہوئے۔ امام اعارفین شاہ آل رسول طرموٹا
اور اعلیٰ حضرت بریلوی سے خلافت حاصل کی۔ درس سار شاہ العلوم راجپور میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۷ء
میں تدریسی فرائض کے لیے بمبئی گئے۔ گزرا ایک سال بعد انہوں نے مدرسہ قوت الاسلام کی بنیاد رکھی۔
۱۹۱۰ء مدرسہ نعمانیہ ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ ۱۹۱۳ء میں مفتی اعظم اگرہ مقرر ہوئے۔ مگر
بیماری کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی۔

محبور احمد مختار ان کو کرتا ہے مرجا تہیں

بقیہ مؤرخہ ۱۹۲۲ء میں انجمن نعمانیہ لاہور میں دوبارہ لاہور آئے۔ ۱۹۲۲ء میں وزیر خاں کی مسجد کے خلیفہ بنے اور مرکزی انجمن حزب الاحناف کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم کا کیا۔ آپ نے مذہب اہلسنت کی ترویج اور عقاید باطلہ کی تردید میں بڑی پامردی سے کام کیا۔ لاہور کو وہابیت، دیوبندیت اور دوسرے عقائد کے زہر سے کافی حد تک بچایا۔ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما۔
 مرید دارالعلوم حزب الاحناف اندرونِ دہلی وروانہ لاہور میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ابوالحسن خلیفہ جامع مسجد وزیر خاں اور استاذ العلماء ابوالبرکات سید احمد قادری شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور اپنے زمانہ میں یگانہ عمر قرار پاتے۔ اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر میزبان الادبیات، رسول الکلام، ہدایۃ الطریق، دیوان وید اور علی اردو، دیوان وید اور علی فارسی، ہدایۃ القومی، علامات و ہامیہ، تحقیق المسائل، رحمت غفار کے علاوہ بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور مطبوعہ لاہور
 بقیہ حاشیہ مؤرخہ ۱۹۲۲ء ادبیات فقہیہ لاہور، تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور، ماہنامہ نقوش لاہور نمبر ۱، روزنامہ سعادت لاکل پور، ائمہ اہلسنت نمبر ۱۹۶۹ء۔

سلطہ برہامی سنت مولانا مولوی احمد مختار صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعظم تھے۔ والد محترم کا اسم گرامی شاہ عبدالکیم تھا۔ ۷ محرم الحرام ۱۲۹۳ھ کو محلہ مشتائمن میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ شاہ عبدالعلیم میرٹھی اور شاہ نذیر احمد میرٹھی آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن پڑھا۔ ۱۳۰۵ھ میں مدرسہ اندر کوٹ میرٹھ سے تکمیل علوم درس نظامی کی۔ ۱۳۲۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے۔ وہاں ہی مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی سے حدیث لیا۔ ۱۳۲۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت شیخ رضوانی سے تکمیل علم حدیث کی۔

حج سے واپسی پر میرٹھ کے قومی مدرسہ میں فارسی درس اور اسلامیہ کالج انامہ میں پرنسپل عربی مقرر ہوئے۔ یکم شاہ جہاں نیگم کے اسلامی مدرسہ بھوپال میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ شہمی تحریک کے خلاف برہان لکھے۔ وہاں ایک اسلامی دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ ماٹھے میں اعلیٰ تعلیم کا کالج قائم کیا۔ دینی تعلیم کو بڑھایا۔

عبد علیہم کے علم کو سن کر جہل کی بہل بجھاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: میں عورتوں کی تعلیم کے لیے ایک درس گاہ بنائی۔ ۱۹۰۸ء میں انزلی پہنچے اور ۱۹۱۱ء میں رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۱۲ء میں ترکیک خلافت میں پر جوش حصہ لیا۔ خلافت کیٹی کے مذہبی تین لاکھ روپیہ جمع کرایا۔ ۱۹۱۳ء میں گرفتار کر لیے گئے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سے بیعت کی۔ خلافت حاصل کی۔ اور آپ کے مقرریں میں شمار ہوئے۔ قطب العالم حاجی وارث علی شاہ دیلا شریف کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ قطب الشانخ شاہ علی حسین کپور پوری سے سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں مفتی صاحبزادہ مسعود نے رزمین حجاز میں مشاہیر اسلام کے مزارات کو سمار کیا تو آپ ہندوستان کے اس وفد کے رکن کی حیثیت سے سعودی عرب گئے۔ جو شاہ مسعود کو عالم اسلام کے جذبات سے جبردار کرنے گیا تھا۔

آپ کے دو غلام بہادر بن ہندو علاقہ گیوش اسلام ہوئے۔ ۶۳ برس کی عمر میں ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء کو دہلی (پہلے گنیم) میں راہی ملک بھاہوئے۔ (استدعا کے تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کراچی) بعد حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ مبلغ اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد ہدایت حاضرہ نماز و نماز ۱۳۵۰ھ بمطابق ۳ اپریل ۱۹۳۴ء میرٹھی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد بزرگوار شاہ محمد عبدالعلیم سے حاصل کی۔ دارالعلوم عربیہ قومیہ میں داخلہ لیا۔ سولہ برس کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کی علوم جدیدہ اٹاواہ ہائی سکول اور ڈوڈی شل کالج میرٹھی سے حاصل کیے۔ حکیم احتشام الدین سے طب حاصل کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران اعلیٰ حضرت کی جاس علم سے استفادہ کرنے کے لیے بریلی جاتے۔ پھر عربیہ آپ کے ہی دامن علم و ادب کی خوشتر چٹنی کرتے رہے۔

۱۹۱۹ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ واپس آکر اعلیٰ حضرت کی مریدی میں شامل ہوئے۔ منازل سلوک طے کیں اور خلافت حاصل کی۔ فاضل بریلوی کے علاوہ آپ نے شیخ احمد الشمس (مراکش) ایبیا شیخ السنوسی سے بھی روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ نے زندگی کا طویل حصہ تبلیغ دین میں گزارا۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک یورپ، افریقہ اور امریکہ کے متعدد ممالک اور حیانتوں میں جا کر اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے۔ جہاں گئے مساجد، مکتب، کتب خانے، ہسپتال، یتیم خانے، اور تبلیغی مراکز قائم کرتے گئے۔ آپ کی بقیہ صفحہ آئندہ دہرے

اک اک و ملا عبدالاحد پر کتنے کتنے پھلاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مؤرخہ شبانہ روز اور مصلحانہ کوششوں کے دنیا فرہنگیت کے نامور وکلاء، پروفیسر، ڈاکٹر، سائنس دان مشرف باسلام ہوتے گئے۔

آپ نے، اپریل ۱۹۳۲ء کو مشہور عالم فلاسفر برنارڈ شاہ سے "اسلام اور عیسائیت" پر مناظرہ کیا۔ برنارڈ شاہ کو آپ کی شخصیت نے بے حد متاثر کیا۔ اور اس نے اعتراف کیا کہ قرآن کریم کائنات ارضی کی قوموں کی راہنمائی کرتا ہے۔ آپ نے برصغیر میں تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ نظریہ پاکستان کو ملک سے باہر بھی عام کیا۔ انگلینڈ، امریکا، افریقہ، ممالک میں جہاں جہاں کانگریس کے وکیل تھے، گرجائے پاکستان کے خلاف زور پھیلاتے۔ آپ وہاں پیچ کر نظریہ پاکستان کی تشریح کرتے۔ جب جمعیت العلماء ہند نے نرود پرورٹ کی حمایت کی تو آپ مولانا حسرت موہانی، میر غلام بیگ، مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا محمد ناظر الہ آبادی کے ساتھ جمعیت علماء ہند سے علیحدہ ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں تحریک پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کیا ان کی الہ نہایت کے پیش نظر قائد اعظم نے آپ کو عالم اسلام میں پاکستان کا ترجمان بنا کر بھیجا۔

آپ دنیا کی کئی زبانوں پر پوری دسترس رکھتے تھے اور ان زبانوں میں تقریر کرتے۔ جس ملک میں جلتے وہاں کے باشندوں کو اسلام کے محاسن بتاتے اور پھر وہاں اسلامی مراکز قائم کیے جو آج تک تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ برما، ملائیشیا، افریقہ، کینیا، بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت، عراق، فلسطین، عراق، فرانس، برطانیہ، جزائر الہند، گیانا، امریکا، اور کینیڈا وغیرہ میں تبلیغی دورے کیے۔

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع میں سیدہ عائشہ صدیقہ کے تدفین میں دفن ہوئے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت شاہ احمد نورانی سابق ایم۔ این۔ اے۔ اور موجودہ سینیٹر پاکستانی آپ کے فرزند ابجد ہیں۔

مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی علمی یادگار ہیں۔ ذکر حبیب، کتاب التوفیق، احکام رمضان، بیمار شباب اسلام کی ابتدائی تعلیمات، انسانی مسائل کا اسلامی حل، اسلامی اصولی، رشتہ کیا ہے ایساں (عربی) مسائل نماز (انگریزی) ان کتابوں کے آپ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھیں۔

نہد سلطان الزلفین مولانا الحاج عبدالاحد قادری برکاتی رضوی خلیفۃ الرشید حضرت مولانا محمد علی

بقیہ اگلے صفحہ پر

بخش رحیم پر رحمت جس سے ارے کے نیچے اے یہ ہیں
جو ہر نشی نعل پر ہیرا کھا مرنے کو شکاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مرکز شریعت مہدی رضی اللہ عنہ ۱۹۱۳ء میں پیدائش ہوئی۔ والد گرامی کے زیر تربیت درسیات کی تکمیل کی۔ ۱۹۳۳ء میں تکمیل الطب کالج مکہ میں طب پڑھی۔ ایک عرصہ تک تعلیم پور میں طلبہ کیا۔ مدرسہ حنفیہ پیشہ میں تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ پھر اپنے والد کے جانشین بن کر مدرسہ المہدیہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ کے وعظ میں جانور کی تاثیر تھی۔ زور خطاب سے خوش ہو کر اعلیٰ حضرت امام المسلمین نے آپ کو سلطان الراعیین کا خطاب دیا۔ آپ نے اعلیٰ حضرت سے خلافت حاصل کی ۱۳۳۲ھ میں اعلیٰ حضرت کی معیت میں حج کیا۔ آپ نے آزادی وطن کے لیے تمام ملک میں بے پناہ تقاریر کیں اور لوگوں میں جذبہ آزادی زندہ کیا۔ آپ نے اس آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی فریب کاریوں سے بھی آگاہ کیا۔ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں مکہ میں وفات پائی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا فضل القمہ بانیامیاب سلی بحیثیت، صاحبزادہ مولانا حکیم قادری احمد کراچی ایڈیٹر پیام ملی کراچی اور صاحبزادہ مولانا فضل احمد موٹی کراچی آپ کے علمی جانشین ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا محمد رحیم بخش آرومی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت آ رہ صحابہ بار میں پیدا ہوئے۔ علماء راجپور اور سہارنپور سے درسیات پڑھیں۔ سہیث پیلواری شریف بھی پڑھی۔ حضرت فاضل بریلوی کی شہرت نے آپ کو بریلی کینیا اور آپ نے ہر طرف خلافت کے رتبہ تک پہنچے۔ اپنے وطن میں مدرسہ حنفیہ میں ایک عرصہ تک درس رہے۔ ایک دارالعلوم "فیض الغریب" کے نام سے جاری کیا۔ آ رہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ محمد فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زبردست حامی تھے۔ اعلیٰ حضرت کو آپ کی علمی مساعی پر بے حد فخر تھا۔ آپ کی بار آورہ تشریف لے گئے۔ اور طلباء کی دستار بندی کرائی۔

مولانا شاہ عبدالغفور علامہ محمد ابراہیم آرومی۔ مولانا ولی الرحمن پوکھرومی اور سید سلیمان ندوی آپ کے مشہور تلامذہ ہیں۔ وصال ۸ شعبان ۱۳۵۲ھ میں ہوا۔

۲۔ مولانا حاجی محمد نعل خان رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ کی تدریس برکاتی رضوی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ تھے۔ آپ کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ آپ اعلیٰ حضرت کی تعانیت کی اشاعت میں بے پناہ بقیہ اعلیٰ حضرت

بقیرہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - مصریچے - آپ کی اپنی تصانیف - تاریخ و ادبیہ، قادیان و قادیان و ادب
اہل علم کے ہاں خاصی مشہور ہوئی ہیں۔ ۱۹۲۱ء کو وفات پائی۔

۱۔ مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری و امت برکاتہ المصطفیٰ کے فرزند ارجمند
 خلیفہ اعظم اور زینب سجادہ دربار عالیہ بریلی شریف ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۹۲ء بریلی میں پیدا ہوئے
 اس گرامی آلِ رحمن عرف مصطفیٰ رضا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ نے مولانا شاہ رحمہ اللہ کی منگھوڑی
 سے خصوصی تعلیم حاصل کی۔ اپنی توانیت اور قابلیت سے اساتذہ کرام کے دل میں گہر کر لیا۔ حضرت مولانا
 نذیر الدین بہاری کے دواۓ فتاویٰ میں ان کے رفیق کلا رہے۔ اور ملک سے آنے والے استفسار ان کے
 جوابات میں معاون رہے۔ ۱۳۴۵ھ میں باقاعدہ فتاویٰ نویسی کی اجازت ملی۔ اعلیٰ حضرت امام المصطفیٰ

تے آپ کی قیامت کے پیش نظر ”ہزار برکات محی الدین جیلانی“ آل رحمن محمد عرف مصطفیٰ رضا مہر اپنے
اہتمام میں بنوا کر دی۔ سفر حج میں سید طوسی مالکی شیخ الحرم الکی اور علامہ سید محمد ابن امین علماء مکہ
سے سند حدیث حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت مجدداتہ حاضرہ سے خلافت کے علاوہ اپنے حضرت مخدوم شاہ
ابراہیم احمد قوریؒ سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ شروحنی میں خاما مکتلو ہے۔ کئی تصانیف
اہل علم کے لیے مشعل راہ ہیں۔ زیر نظر کتاب الاستعداد کے حواشی و تہکیمات غیب بقیہ تاریخی کشف
جلال دیوبند آپ کے ہی رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہیں جو ہم شریکِ اشاعت کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کے
علمی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بے پناہ محنت کی۔ آپ کی تصانیف کو شائع کرانے کا اہتمام کیا۔
آپ کے مدرسہ کو جاری رکھا۔ پھر آپ کے روحانی اور علمی حلقہ کو بقرار رکھا۔ آپ کے لاکھوں

رہیں ہیں۔ اور آپ کا ہر می علوم کے ساتھ ساتھ طریقت و حقیقت کے حقائق کے پیش کرنے میں ہندوستان میں مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت چار جلدیں آپ کے ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برصغیر کے اہل سنت کی راہنمائی کے لیے تائید و سلامت سکے۔ حضرت مولانا عبدالقادر برہان الحق جی پوری مدظلہ کی برکات و شفیعی خلف الرشید مولانا عبدالقادر

غیر اعلیٰ درجہ میں جبل پر میں پڑا ہوں۔ حدیث والو کو کم سے کم لکھو۔ ۱۳۵۳ھ
 ۱۳۵۳ھ ۱۱ نومبر ۱۹۳۱ء بمقام صنف شہر پشاور واصل ہوئے۔ ۱۳۵۳ھ
 خانہ عالمیہ میں مرجع خلافت ہے۔

تازہ ضرب شفیع احمد سے کہتے بخار اٹھاتے یہ ہیں
دے حین وہ تقیع ان کو جس سے بہت کھینچتے یہ ہیں
نجد یہ میں پھل رہے ان کی جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں
کم کو فزوں فزوں کو فزوں تر کر دے ترا ہی کھاتے یہ ہیں
اپنوں میں ان کے مثل فزوں کر تیرا ذکر بڑھاتے یہ ہیں

بیتہ حاشیہ سوگوشہ میں بریل کے عظیم الشان سالاہ جلد میں دستار فضیلت حاصل کی۔ اور خلافت
علی۔ اعظمیت نے آپ کو ہر ان الحق کا خطاب عطا فرمایا۔ مدحید پرورش میں آپ روحانی فیضان
کے مرکز تھے۔ بڑے متقی۔ عالم۔ اور مستعد سنی راہنما ہیں۔ اجلال البقیین بتقدیس سید المرسلین
آپ کی تعریف ہے۔

۱۔ مولانا مولوی محمد شفیع احمد جیلپوری قادری برکاتی اعظمیت کے خلیفہ اور امین الفتویٰ دارالافتاء
تھے۔ والد گرامی کا اسم فعل احمد تھا۔ آپ فاتحہ روہیکھنڈ حافظ رحمت خاںؒ کی فوج کے سپہ سالار
عبد الرشید خاں کی اولاد سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پہلی ہیئت کے دارالعلوم مدینہ
الہیہ میں مدیث پڑھی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پہلی ہیئت تشریف لائے تو نگہداشت کا خطاب آپ کو بریل میں
ساتھ ہی لے گئی۔ اور فتاویٰ نویسی اور کتب خانہ کی نگرانی پر مقرر کیا۔ آپ کے استاد حضرت محدث سورتی نے
اپنی ساجزادی عظیم النساء آپ کے نکاح میں دی۔ اعظمیت نے جن شاگردوں اور مریدوں کو بے پناہ اتماء
میں دیا وہ مولانا شفیع احمد تھے۔ آپ کو امین الفتویٰ کا خطاب دیا۔ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ بمطابق
۱۹۱۳ء کو رحلت فرمائی۔ حزار قصبہ جیلپور میں زیارت گاہ قائم و خواص ہے۔ آپ کی وفات پر اعظمیت نے
پر زور قطع تاریخ لکھ کر آپ کی قیامت کو سراہا۔ فقیر دیوان اور مجبور مرقا علی آپ کی علمی یادگار ہیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی حنیف رضا خاں بریلوی قادری برکاتی قدیمی خلیفہ اعظمیت بریلوی
اور خلیفہ الرشید مولانا مسر رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں مدرسہ اشاعہ العلوم رامپور میں کتب
ہر سہ کی تکمیل کی۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ علیہ اعظمیت۔ وصایا شریعہ۔ اسباب زوال
امت کے علاوہ آپ نے اعظمیت بریلوی کی بہت سی کتابوں کو اپنے اہتمام میں شائع کرایا۔ بریلی میں
بیتہ اعظمی صلوہ

منجانب

دل میں ہر اس نہ لانے دینا دل میں انی چکاتے یہ ہیں
 ان پہ کرم رکھ کر ہر قدم رکھ تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
 تیرے گدا ہیں تجھ پہ قد ہیں تیرا ہی کہلاتے گاتے یہ ہیں
 صلی اللہ علیک وسلم
 بارگ شرف مجدد کرم

بقیہ حاشیہ مطبوعہ: سنی پریس آپ نے ہی قائم کیا تھا۔ اور اہلسنت کا طریقہ پر شائع کرنے میں بڑی خدمات سرانجام دیں قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان میں تشریف لے آئے۔

اعتماد

اساتے اجاب تسلیم اللہ تعالیٰ میں چھٹے چھٹے ناموں پر اعتبار کیا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو نظم کا تنگ دامن ہے۔ دوسرے تعاضات محبت میں کہہ دیں ہی زیادہ پیارا معلوم ہوا۔ تیسرے یہ سرکارِ عرشِ مبارک میں عرض ہے۔ سرکاروں کے حضور غلاموں کے نام بڑھا کر نہیں لے جاتے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسائل براہِ راست امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے۔ جسے جامع صغیر وغیرہ میں وہاں امام ابو یوسف کا نام لیا۔ محمد بن یعقوب عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کثرت کر تعظیم تھی۔ نام امام کے آگے نہ ذکر کی۔ چنانچہ نام اجاب میں رعایت ترتیب میں یہ بھی مانع ہوا کہ اپنے عربی عقاید میں اگرچہ تین سوا اشارہ تک ہوا التزام ہے کہ قافیہ اصلاً مکرر نہ آئے۔ اردو میں اتنی وسعت کہاں۔ اس قیدی میں ۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہ ہوئے۔ باقی میں یہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ تو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو سکے۔ تو اس کے لحاظ سے اشعار میں فصل بند نہ کیا۔ پھر اصل بات یہ ہے کہ جس سرکار کی بے مدح اور اس کے دشمنوں پر قدح ہے اس میں یہ نہایت طحونِ احباب بھی نہ ہوں گے۔ کہ اصل مقصود مجددِ تعالیٰ ہمارا ان کا لینا ایمان ہے۔ واللہ الحمد۔ رضی اللہ تعالیٰ عن سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وحبیبہ اجمعین۔

امین!

تمت بالخیر